Government of the Punjab
Planning & Development Department

عوام کا بجٹ 2015-16ء

Citizens’ Budget **2015-16**

ترقی
سب کے لیے

اس کتابچے کے بارے میں

حکومت پنجاب نے ’عوام کا بجٹ‘ کا آغاز گزشتہ سال Sub-National Governance پروگرام کی تکنیکی معاونت سے کیا۔ اس کتابچے کا مقصد بجٹ کی معلومات تک شہریوں کی رسائی بہتر بنانا اور جوابدہی اور شفافیت کو فروغ دینا ہے۔ ’عوام کا بجٹ‘ صوبائی بجٹ کو ایک سادہ اور واضح انداز میں پیش کرتے ہوئے اس کی نمایاں خصوصیات کو اجاگر کرتا اور عام آدمی کے لیے قابل فہم بناتا ہے۔ بجٹ میں شامل پالیسیاں اور پروگرام تمام شہریوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، لہٰذا ان کے لیے ضروری ہے کہ ان کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

بجٹ کی معلومات قابل فہم اور مؤثر انداز میں شہریوں تک پہنچانے میں اس کتابچے کی افادیت کو دیکھتے ہوئے صوبائی حکومت پنجاب نے اسے سالانہ بجٹ دستاویزات کا لازمی حصہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

امید ہے کہ اس کتابچے میں مہیا کی گئی معلومات شہریوں کو اس قابل بنائیں گی کہ وہ اپنی حکومت اور سرکاری ملازمین کی کارکردگی جانچ سکیں اور یوں ایک بہتر طرز حکمرانی کو فروغ ملے۔

بجٹ کیا ہوتا ہے؟

بجٹ کسی مخصوص مالی سال کے لیے حکومت کا مالیاتی منصوبہ ہوتا ہے۔ یہ مالی سال میں آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ پیش کرتا ہے۔ یہ اس مالی سال (یکم جولائی تا 30 جون) میں لاگو کی جانے والی حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین 1973ء صوبائی حکومت کے لیے لازم قرار دیتا ہے کہ وہ مالیاتی سال کے آغاز سے قبل صوبائی اسمبلی سے منظوری کے لیے بجٹ تجاویز تیار اور پیش کرے۔

چونکہ بجٹ میں شامل پالیسیاں اور پروگرام تمام شہریوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، چنانچہ شہریوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے ممکنہ اثرات کو اچھی طرح سمجھیں۔ دوسری طرف بجٹ کی دستاویزات بنیادی طور پر حکومتی اداروں کے استعمال کے لیے بنائی جاتی ہیں اور وہ عام لوگوں کے لیے بہت پیچیدہ اور سمجھنے میں مشکل ہوتے ہیں، جبکہ 'عوام کا بجٹ' ان معلومات کو ایک آسان اور قابل فہم شکل میں پیش کرتا ہے۔

بجٹ کی تیاری کے مراحل

بجٹ کے چیدہ چیدہ نکات کی طرف جانے سے قبل یہ مناسب رہے گا کہ بجٹ تیاری کے اس عمل کا خاکہ پیش کر دیا جائے جو حکومت نے اختیار کیا۔ اس عمل کے 12 مراحل ہیں۔

جامع ترقی کے لیے پنجاب کا Vision

صوبائی حکومت پنجاب کو ایک محفوظ، اقتصادی طور پر متحرک، صنعتی طور پر ترقی یافتہ اور علم کی بنیاد پر پھلتا پھولتا صوبہ دیکھنا چاہتی ہے جہاں ہر شہری بھرپور زندگی گزارنے کی توقع کر سکتا ہو۔

اقتصادی نشوونما کے لیے پنجاب کی حکمت عملی 18-2014ء

بجٹ 16-2015ء، اقتصادی نشوونما کی حکمت عملی برائے پنجاب 2018ء، میں متعین کردہ ترجیحات کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔صوبائی بجٹ سے قبل اس کی حکمت عملی کے نمایاں عناصر کا جائزہ لینا قابل قدر ہوگا۔

پنجاب کے لیے اہداف (2018ء)

- اندازاً 8% سالانہ اقتصادی نشوونما کا ہدف
- نجی شعبہ کی سرمایہ کاری کو دوگنا کرنا
- سالانہ 10 لاکھ معیاری ملازمتیں پیدا کرنا
- 20 لاکھ ہنرمند گریجوایٹس
- برآمدات میں سالانہ 15% اضافہ
- ملینیئم ڈویلپمنٹ گولز (MDGs) اور پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول
- امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانا

کلیدی نتائج

- انسانی سرمایہ اور مہارتوں کی ترقی
- توانائی کی قلت پر قابو پانا
- ادارہ جاتی اصلاحات اور بہتر طرز حکمرانی
- صنفی حساسیت کو مرکزی دھارے کا حصہ بنانا
- منصفانہ علاقائی ترقی
- برآمدت پر مرکوز نشوونما
- پیداواری صلاحیت میں اضافہ

اقتصادی کے محرکات

روزگار کے وسیع مواقع فراہم کرنے والی اقتصادی ترقی

مؤثر تحفظ وسلامتی

برآمدات کی تیزی

پنجاب کی معاشی ترقی کو تیز کرنا

نجی شعبے کی زیر قیادت اقتصادی نشوونما

سماجی شعبے کا مکمل احاطہ

اقتصادی مفروضات

بجٹ سال 16-2015ء درج ذیل اقتصادی مفروضات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے:

جی ڈی پی کا حجم[1]

30,672 ارب روپے

افراطِ زر

6.0%

اقتصادی نشو ونما کی شرح

5.5%

ایف بی آر کے ٹیکسوں اور جی ڈی پی کی شرح تناسب

10.1%

ایف بی آر ریونیو کا ہدف

3,104 ارب روپے

1- جی ڈی پی، یعنی ایک سال میں پیدا ہونے والی کُل اشیاء وخدمات (مجموعی ملکی پیداوار کی قدر)، مارکیٹ کی قیمتوں پر

بجٹ 16-2015ء کا جائزہ

بجٹ کا کل حجم:

1447.2 ارب روپے

شہریوں کو خدمات (سروسز) کی فراہمی کے لیے

753 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں

مالی سال 15-2014ء میں مختص کردہ **699.5** ارب روپے کے مقابلے میں 7.6% زیادہ۔

ترقیاتی بجٹ کا حجم

345 ارب روپے سے بڑھا کر 400 ارب روپے کر دیا گیا ہے

(15.9% کا اضافہ)

294.2 ارب روپے کا کیپٹل بجٹ

بشمول قرضوں کی واپسی، حکومت کی جانب سے خودمختار اداروں کو ایڈوانس اور گندم کی خریداری کے لیے رقم

جاری اخراجات کے حجم میں اضافہ کی قابلِ ذکر وجوہات:

- سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں **6.0** ارب روپے کا اضافہ
- ریٹائرڈ سٹاف کی 'پنشن' کے لیے مختص کردہ رقم میں **5.0** ارب روپے اضافہ
- امن عامہ کے لیے آپریشنل بجٹ میں **10.6** ارب روپے اضافہ
- سکولوں کے لیے تنخواہ کے علاوہ بجٹ میں **7.0** ارب روپے اضافہ

رقم کہاں سے آتی ہے!!

آمدنی: وہ رقوم جو صوبے کو صوبائی/وفاقی سطح پر جمع ہونے والے قابل تقسیم ٹیکسوں میں حصہ، صارفین سے لیے جانے والے چارجز، رائلٹیز، گرانٹس اور قرضوں سے حاصل ہوتی ہیں۔

صوبائی محصولات (جمع کردہ ٹیکس)	ارب روپے
زرعی انکم ٹیکس	2.3
رجسٹریشن فیس	0.8
غیرمنقولہ شہری جائیداد پر ٹیکس	9.5
لینڈ ریونیو	13.7
پیشوں اور کاروباروں پر ٹیکس	0.8
غیرمنقولہ جائیداد پر کیپٹل ویلیو ٹیکس	8.8
سیلز ٹیکس	72.0
صوبائی ایکسائز	2.8
سٹیمپ ڈیوٹی	24.4
گاڑیوں پر ٹیکس	11.2
دیگر بالواسطہ ٹیکس	14.3
کل	160.6

ٹیکس ادا کرنا شہریوں پر کیوں لازم ہے

حکومت کو کام کرنے اور اپنے شہریوں کو خدمات فراہم کرنے کے لیے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہریوں کے ادا کردہ ٹیکس اور فیس ان ضروری خدمات کو فراہم کرنے میں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر شہری اپنے ٹیکس ادا نہ کریں تو حکومت امن و امان، تعلیم، شاہراہیں، عدالتوں کا نظام، پانی کی فراہمی و نکاسی، اور دیگر خدمات مہیا کرنے کے قابل نہیں ہوگی۔ اس لیے ٹیکس کو ''لازمی'' قرار دیا جاتا ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکس دہندگان ہی اپنی حکومت کی بہتر طور پر جوابدہی کر سکتے ہیں۔ نیز، ٹیکس حکومت کو ایک ایسا نظام بنانے میں مدد دیتے ہیں جس میں طبقۂ امراء سے وسائل لے کر تمام شہریوں، بالخصوص غریبوں کو خدمات مہیا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ارب روپے	
888.5	وفاقی سطح پر جمع ہونے والے قابل تقسیم ٹیکسوں میں حصہ
160.6	صوبائی ٹیکسوں سے آمدنی
95.5	صارفین سے لیے جانے والے چارجز، گرانٹس اور رائلٹیز سے آمدنی
302.6	قرض (اجناس کی خریداری کے لیے حاصل کیے جانے والے قرض)

کل 1447.2 ارب روپے

رقم کہاں خرچ ہوتی ہے

	ارب روپے
عام عوامی خدمات	**434.5**
مقامی حکومتوں کو منتقلی اور دیگر	287.3
صوبائی اسمبلی، محکمہ مالیات، پنشن کی ادائیگی اور قرض کی واپسی	135.6
عمومی انتظامیہ	11.6
امن عامہ اور تحفظ کے امور	**124.9**
پولیس	87.9
عدالتیں (ہائیکورٹ اور زیریں عدالتیں)	16.0
امن عامہ کے انتظامات (بشمول ریسکیو اور ایمرجنسی سروسز)	13.3
جیلوں کے انتظامات اور آپریشنز (جیلیں)	7.6
آتشزدگی سے بچاؤ (شہری دفاع)	0.1
تعلیم	**103.6**
صحت	**82.5**
اکنامک افیئرز	**329.3**
محنت (مزدور)	1.0
سڑکیں	105.4

اخراجات: حکومت کی جانب سے عوامی خدمات کی فراہمی اور یہ خدمات پہنچانے کے لیے سرمایہ کاری پر خرچ ہونے والی رقم

	ارب روپے
تعمیرات	64.6
زراعت	32.6
آبپاشی و بحالی اراضی	46.4
جنگلات	4.1
ماہی گیری (فشریز)	1.0
خوراک	23.8
توانائی	31.1
صنعتیں	17.2
کانیں	2.1
ماحول کا تحفظ	**0.2**
ہاؤسنگ اور کمیونٹی کی سہولیات	**61.8**
کمیونٹی کے ترقیاتی کام (بشمول آشیانہ ہاؤسنگ سکیم)	25.6
پانی کی فراہمی و نکاسی	36.2
تفریح، ثقافت اور مذہب	**6.6**
زکوٰۃ، سماجی بہبود وغیرہ	**9.6**
قرضوں کی واپسی، پیشگی ادائیگیاں اور کماڈیٹی آپریشن	294.2
کل	**1447.2 ارب روپے**

توانائی بحران کے چیلنج سے نبرد آزما ہونا

صرف توانائی کی قلت کا خاتمہ کرنے سے پنجاب کی شرحِ نمو میں 2 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔

پنجاب کی توانائی کی ضروریات اور دستیاب وسائل کے درمیان نمایاں فرق ہے۔اس قلت سے نمٹنے اور لوڈ شیڈنگ کے خاتمے میں وفاقی حکومت کی معاونت کے لیے حکومتِ پنجاب نے اس شعبے میں درج ذیل اہم اقدامات کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔اس کے لیے بجٹ 16-2015ء میں 31.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں:

پنجاب کے چار اضلاع (لاہور، قصور، فیصل آباد اور ملتان) میں زیادہ بجلی خرچ کرنے والے مراکز (لوڈ سنٹرز) کے قریب کوئلے سے چلنے والے **چھوٹے پاور پلانٹس** کا قیام

RLNG پر مبنی 1000 میگا واٹ کا پاور پلانٹ

توانائی کی بچت اور کفایت کا پروگرام

چک جھمرہ، فیصل آباد میں **15-20 میگا واٹ** کے بائیوماس تھرمل پاور پلانٹ کا قیام

M-3 انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد اور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور میں کوئلے سے چلنے والے **55 میگا واٹ** کے پاور پلانٹس کا قیام

قابل تجدید توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے پروگرام کے تحت نہروں پر **چھوٹے ہائیڈل پاور** پراجیکٹس

اس کے علاوہ غیر ملکی/نجی سرمایہ کاری کے ذریعے درج ذیل منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے:

- چینی سرمایہ کاروں کے اشتراک سے ساہیوال میں 1,320 میگا واٹ پاور پلانٹ کا قیام
- قائداعظم سولر پارک بہاولپور کی پیداواری صلاحیت کو 100 میگا واٹ سے بڑھا کر 1000 میگا واٹ تک پہنچانا
- پنڈ دادنخان میں کوئلے سے چلنے والا 350 میگا واٹ کا بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ (یہ منصوبہ پاک چین اقتصادی راہداری کا جزو ہے اور توقع ہے کہ یہ 80 ارب روپے کی لاگت سے دسمبر 2017ء تک مکمل ہو جائے گا)

پنجاب کے دیہی علاقوں کی ترقی

پنجاب کی زیادہ تر آبادی آج بھی دیہات میں رہتی ہے۔اسی لیے دیہی علاقوں کی ترقی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

صوبائی ADPمیں پنجاب کے دیہی علاقوں کی ترقی کے لیے117.1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

- دیہی سڑکوں کی تعمیر/مرمت کے لیے52.0ارب روپے کا منصوبہ
- آبپاشی میں بہتری کے لیے35.4ارب روپے مختص
- 11 ارب روپے سے ''صاف پانی'' پروگرام
- زرعی شعبے کے لیے10.7ارب روپے مختص
- 5.1ارب روپے کی لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ سکیمیں
- دیگر دیہی ترقیاتی منصوبوں کے لیے2.9ارب روپے

دیہی سڑکوں کی تعمیر کے لیے خادم پنجاب پروگرام

تین سال میں150 ارب روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ پاکستان کی تاریخ میں دیہی سڑکوں کی تعمیر کے لیے سب سے بڑا پروگرام۔اس کی تکمیل سے دیہی آبادی کی

- کھیت اور منڈی تک
- سکول، کالج، یونیورسٹیوں تک
- صحت کی سہولیات تک، اور
- ملازمت کے مواقع تک رسائی بہتر ہونے سے صوبے کو دور رس اقتصادی فوائد ہوں گے۔

- 2000 کلومیٹر سے زائد دیہی سڑکوں کی تعمیر/مرمت
- تمام سڑکوں کی کارپٹنگ
- سڑکوں کی دونوں اطراف دو دو فٹ کا کچا راستہ بنانا

روزگار دینے والی مہارتوں کی ترقی

حکومت نے ’’مہارتوں کی نشو ونما کی حکمت عملی‘‘ تیار کی ہے تا کہ 20 لاکھ افراد کو تکنیکی/ پیشہ ورانہ تربیت دی جائے اور انہیں مقامی و بین الاقوامی ملازمتوں سے منسلک کیا جائے۔ اس مقصد کے تحت ترقیاتی بجٹ میں 4.0 ارب روپے تکنیکی تربیت کے اداروں مثلاً TEVTA، PSDF اور PVTC کے لیے رکھے گئے ہیں۔ یہ ادارے بین الاقوامی معیار کے مطابق ایسے تربیتی کورس مہیا کریں گے جن کی طلب موجود ہے۔ یہ درج ذیل سمت میں ایک بڑا قدم ہے:

نوجوانوں کے لیے مزید ملازمتیں پیدا کرنا

صوبے کی اقتصادی نشو ونما میں حصہ ڈالنا

2018ء تک 20 لاکھ ہنر مند پیدا کرنا

سکولوں میں تعلیم تک رسائی، معیار اور دائرۂ کار میں بہتری لانا

حکومت پنجاب کے عزم کے مطابق پنجاب میں بہتر تعلیمی سہولیات فراہم کرنے اور تعلیم تک رسائی، معیار اور دائرۂ کار کو بہتر بنانے پر اندازاً 310.2 ارب روپے (بجٹ کا 27% اور جی آر پی کا 2%) خرچ کیے جائیں گے جن میں وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر رقوم شامل ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت درج ذیل اہداف رکھتی ہے:

- 5 تا 9 سال کے سکول نہ جانے والے 45 لاکھ لڑکوں اور لڑکیوں کو پرائمری سکولوں میں داخل کرنا اور ان کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا
- سکولوں تک رسائی بہتر بنانا
- صنفی مساوات کا حصول
- علاقائی عدم توازن میں کمی لانا
- بچوں کے لیے سازگار تعلیمی ماحول کو فروغ دینا
- معیاری تعلیم فراہم کرنا

نمایاں اقدامات

- 1.8 ملین بچوں کے لیے تعلیمی واؤچرز تا کہ وہ سرکاری خرچ پر اپنی مرضی کے نجی سکول سے تعلیم حاصل کر سکیں
- پنجاب میں سکولوں کی 74,000 خطرناک عمارات کی دوبارہ تعمیر
- پنجاب کے سکولوں میں غیر دستیاب سہولیات کی فراہمی
- چار نئے دانش سکولوں کا قیام
- پنجاب انڈومنٹ فنڈ کے لیے دو ارب روپے مختص
- پنجاب میں طلبا کی سب سے زیادہ تعداد والے سکولوں میں 22,000 اضافی کلاس رومز کی فراہمی
- پنجاب کے سیکنڈری/ہائر سیکنڈری سکولوں میں 990 آئی ٹی/سائنس لیبارٹریوں کی فراہمی
- پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت 500 نئے پرائمری سکولوں کی تعمیر

سکولوں کی تعلیمی سہولیات کے نمایاں پہلو

بالخصوص سائنس اور ریاضی پڑھانے کے لیے **30,000** نئے اساتذہ کی بھرتی

ایک لاکھ سے زائد اساتذہ کی تربیت

چھ کروڑ سے زائد مفت نصابی کتب کی تقسیم

غریب اضلاع میں مستحق طالبات کے لیے **51,60,000 وظائف**

تعلیمی بہتری کے پروگرام کے لیے **نگرانی اور جانچ** پڑتال کے نظام میں بہتری

ایک کروڑ 28 لاکھ طلباء کو تعلیمی سہولیات بہم پہنچانا (پبلک سکولوں کے ایک کروڑ 10 لاکھ اور پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن پروجیکٹس کے تحت نجی سکولوں کے 18 لاکھ)۔ان طلباء میں سے تقریباً 62 لاکھ 40 ہزار طالبات ہیں (جی پی آئی 0.95)۔

کم کارکردگی دکھانے والے سکولوں میں اساتذہ کے **لیے مراعات** تاکہ High Improvers پروگرام کے ذریعے تعلیمی نتائج بہتر بنائے جاسکیں

پانچویں اور آٹھویں جماعت کے ایک جیسے معیار پر امتحانات تاکہ اساتذہ کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ طلباء کے **تعلیمی نتائج** پر بھی نظر رکھی جاسکے

سکولوں میں بہتری کے لیے تنخواہ کے علاوہ بجٹ میں اضافہ (گزشتہ سال کے 7.3 ارب سے بڑھا کر **14 ارب روپے**)

اعلیٰ تعلیم

پنجاب میں 6 لاکھ 37 ہزار طلباء کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، جن میں سے 4,14,000 طالبات ہیں؛ یوں صنفی مساوات کی جی پی آئی شرح 1.86 بنتی ہے۔

اعلیٰ تعلیم کا معیار مزید بلند کرنے کی خاطر حکومت درج ذیل اقدامات کرے گی:

- میرٹ پر مبنی نظام کے ذریعے طالب علموں کو ایک لاکھ لیپ ٹاپس کی فراہمی
- پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے ذریعے ذہین طلبا کے لیے وظائف کی تعداد کو 1,00,000 تک لے جانا
- لاہور نالج پارک کا قیام
- پنجاب کے کالجوں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی
- کالا شاہ کاکو کے مقام پر جی سی یونیورسٹی، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، سیالکوٹ میں وویمن یونیورسٹی اور ڈیرہ غازی خان میں غازی یونیورسٹی کے ضمنی کیمپس تعمیر کرنا
- جھنگ، اوکاڑہ، میں نئی یونیورسٹیاں اور وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا ضمنی کیمپس تعمیر کرنا
- لاہور میں ہائر ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر

پنجاب ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ

مالی سال 12-2011ء میں PEEF کا قیام اس نصب العین کے ساتھ عمل میں آیا کہ پنجاب میں کسی بھی ذہین طالب علم کا وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم نہ چھوڑنا یقینی بنایا جا سکے۔ فنڈ نے اپنے قیام کے بعد سے لمبا سفر طے کیا ہے۔

- بجٹ 16-2015ء میں PEEF کے لیے 2 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے
- مالی سال 16-2015ء کے دوران PEEF کا حجم بڑھ کر 15.5 ارب روپے ہو جائے گا
- فنڈ نے ابھی تک 62,439 وظائف دیے ہیں
- آئندہ برس تک PEEF سے مستفید ہونے والے طلبا کی تعداد بڑھ کر 1,00,000 ہو جائے گی۔

سپیشل ایجوکیشن

صوبے کے 250 سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں 29,000 سپیشل طلباء زیر تعلیم ہیں۔

اس شعبے میں اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- داخلہ لینے کی حوصلہ افزائی اور سپیشل ایجوکیشن کو بہتر بنانے کے لیے میرٹ کی بنیاد پر سکالرشپس اور وظائف
- دیگر اقدامات میں مفت یونیفارم، نصابی اور بریل کتب، پک اینڈ ڈراپ کی سہولیات، بورڈنگ اور رہائش کی سہولیات اور سپیشل طلبا کے لیے معاون تعلیمی آلات شامل ہیں۔
- بہاولپور اور مظفر گڑھ میں ''پنجاب جامع تعلیمی منصوبہ''
- بہاولپور میں سست روی سے سیکھنے والوں کے لیے انسٹی ٹیوٹ
- قصور، اوکاڑہ، لاہور، وہاڑی، جھنگ، فیصل آباد، اور میانوالی میں سپیشل ایجوکیشن مراکز کا قیام
- لیہ، بہاولپور، بھکر اور ملتان میں سپیشل ایجوکیشن مراکز کی عمارتوں کی تعمیر
- اوکاڑہ، خوشاب، ملتان، لیہ، حافظ آباد، ننکانہ صاحب، قصور اور لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے سرکاری مراکز کا درجہ بڑھا کر مڈل سے سیکنڈری اور پرائمری سے مڈل تک کرنا
- جوہر ٹاؤن، لاہور میں سرکاری قومی سپیشل ایجوکیشن مرکز (قوت سماعت سے محروم بچوں کے لیے) میں سپیچ تھراپی یونٹ کا قیام
- سپیشل ایجوکیشن کے سرکاری مرکز شیخوپورہ کا درجہ ہائر سے بڑھا کر ہائر سیکنڈری تک کرنا

عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی

حکومت پنجاب اپنے شہریوں کو صحت کی بہترین سہولیات فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ صحت کے شعبہ میں مختلف اقدامات (بشمول طبی تعلیم) کے لیے 166.1 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

صحت پر اخراجات کا تخمینہ پنجاب کی معیشت کے حجم کا 1% ہے۔ یہ کل بجٹ کا تقریباً 14 فیصد بنتا ہے۔

شعبۂ صحت کے اہداف حاصل کرنے کے لیے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- **پاکستان کڈنی اینڈ لیور** انسٹی ٹیوٹ لاہور کا قیام
- **ہیلتھ انشورنس کارڈ** کا اجراء
- طیب اردگان ہسپتال مظفر **گڑھ کی توسیع**
- پنجاب میں **موبائل ہیلتھ یونٹس**
- پنجاب میں **ہیپاٹائٹس کے تدارک** اور روک تھام کے پروگرام
- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں غیر دستیاب سہولیات فراہم کر کے اسے ٹیچنگ ہسپتال کے درجے پر اپ گریڈ کرنا
- پنجاب میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں **درکار آلات کی فراہمی**
- پنجاب میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں **درکار آلات کی فراہمی**

ایک سال میں محکمہ صحت کی جانب سے فراہم کردہ خدمات

- 103.4 ملین او پی ڈی وِزٹس
- 3.9 ملین داخل مریضوں کا علاج
- 320,997 ڈیلیوریز
- 1.6 ملین کی دورانِ حمل دیکھ بھال
- 1,026,037 سرجریاں
- لیبارٹری میں 10.1 ملین تحقیقات
- 2.62 ملین ایکسریز
- 1.530 ملین الٹرا ساؤنڈ
- 114,340 سی ٹی سکین

ماں اور بچے کی صحت کے پروگرام

فیملی ویلفیئر سنٹرز کی توسیع اور کمیونٹی پر مبنی بہبود آبادی کارکنوں کو متعارف کروانا (2014-18ء)

حفاظتی ٹیکے لگانے کے وسیع تر پروگرام (EPI) کو مستحکم بنانا

گوجرانوالہ، راولپنڈی اور بہاولپور میں بچوں کے نئے ہسپتال کا قیام

زچہ و بچہ کی صحت (RMNCH) اور غذائیت کا جامع پروگرام

''پنجاب ملینیئم ڈویلپمنٹ گولز پروگرام''

چلڈرن ہسپتال لاہور میں انسٹی ٹیوٹ آف پیڈیاٹرک کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری کا قیام

سماجی تحفظ

غریب اور کم آمدنی والے گروپس کی بہبود حکومت کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ادا کرنے کی غرض سے درج ذیل اقدامات کیے جا رہے ہیں:

- پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے تحت معذور بوڑھے افراد کے لیے ایک ارب روپے مختص
- 2 ارب روپے کی لاگت سے غریب کنبوں کے لیے ہیلتھ انشورنس سکیم
- خود روزگار سکیم کے تحت بلاسود قرضے دینے کے لیے اخوت کو دو ارب روپے کی فراہمی
- ”اپنا روزگار سکیم“ کے تحت شفاف طریقۂ کار کے ذریعے 50,000 گاڑیوں کی تقسیم
- لاہور میں ”آشیانۂ اقبال“ سکیم کے تحت کم آمدنی والے کنبوں کے لیے 6400 فلیٹ
- DFID کی معاونت سے پنجاب اکنامک آپرچونیٹیز پروگرام (PEOP)
- IFAD کی معاونت سے سدرن پنجاب پاورٹی ایلیویئیشن پراجیکٹ (SPPAP)
- ڈیرہ غازی خان، بہاولنگر اور ساہیوال میں بچوں کے تحفظ کے انسٹی ٹیوٹس کا قیام
- فیصل آباد میں مزدوروں کے لیے 120 بستروں کا زچہ و بچہ مرکز صحت
- جھنگ میں 50 بستروں کا سوشل سکیورٹی ہسپتال

نمایاں رعایتیں (سبسڈیز)

گندم پر سبسڈی 10 ارب روپے

رمضان پیکیج 5.0 ارب روپے

ٹرانسپورٹ پر سبسڈی 3.5 ارب روپے

مفت ادویات 10.8 ارب روپے

امن وامان

اپنے شہریوں کو تحفظ فراہم کرنا اور امن وامان قائم رکھنا حکومت پنجاب کی اولین ترجیح ہے۔ تحفظ وسلامتی اور امن وامان پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے بھی لازمی ہے۔ چنانچہ حکومت نے پولیس کے لیے 87.9 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی ہے۔

دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے اور امن وامان کی صورت حال بہتر بنانے کے نمایاں اقدامات میں درج ذیل شامل ہیں:

- **لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں ''پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کمیونیکیشن سنٹر'' کا قیام**
- ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی 317 اور سول جج کی 696 آسامیاں پیدا کرنا
- 1500 اہلکاروں پر مشتمل (75 خواتین) **انسدادِ دہشت گردی فورس** بنانا

- شہریوں کو دوستانہ ماحول میں او مقررہ عرصے کے اندر خدمات کی فراہمی کے لیے 80 پولیس سروس سنٹرز کا قیام
- ایک **خصوصی حفاظتی یونٹ** کا قیام
- **پولیس ایمرجنسی ریسپانس یونٹ** (لاہور پائلٹ)
- **پولیس کے شہداء کے لیے مراعاتی پیکیج**

شہری ترقی اور عوامی ٹرانسپورٹ

گنجان اور تیزی سے ترقی پاتے ہوئے شہری علاقے اقتصادی ترقی میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ شہری ترقی کے ان اقدامات کے لیے حکومت پنجاب نے درج ذیل اقدامات کے لیے 16.6 ارب روپے مختص کیے ہیں:

اس کے علاوہ چینی سرمایہ کاری سے میٹرو ٹرین/اورنج لائن لاہور پراجیکٹ شروع کیا جائے گا۔

- **ملتان میں جدید عوامی ٹرانسپورٹ** (Mass Transit) کا نظام
- گاڑیوں کی انسپکشن اور تصدیق کا نظام (بذریعہ پی پی پی)
- ملازمت پیشہ خواتین کے لیے سکوٹی (پائلٹ پراجیکٹ)
- لاہور میں شوکت خانم چوک سے ستوقلعہ ڈرین تک سیوریج لائن کی تعمیر
- فیصل آباد میں گٹ والا پل سے ساہیانوالہ (ایم 3) انٹرچینج **تک کینال ایکسپریس وے کی تعمیر** (لمبائی=24.50 کلومیٹر)
- جھل خانوانہ چوک فیصل آباد کی بہتری
- لاہور میں فرسودہ، گہری اور ناکافی فراہمی آب کی لائنوں کی جگہ HDPE پائپ بچھانا (گیسٹر وفیز II)
- لاہور میں لاریکس کالونی سے گلشن راوی **تک سیوریج سسٹم**
- ملتان میں **بوسیدہ سیور لائنوں کی تبدیلی**
- لاہور میں فراہمی آب میں **توانائی کی بچت** (واسا کے 105 فرسودہ اور غیر فعال ٹیوب ویلز تبدیل کرنے کے ذریعے توانائی کی بچت)
- واسا لاہور کے لیے ٹیوب ویلز، ڈسپوزل اور لفٹ سٹیشن پر **SCADA نظام قائم کرنا**

پنجاب میں میٹرو کا نظام

اس وقت 3,00,000 شہری گرین لائن میٹرو (لاہور) اور راولپنڈی و اسلام آباد میں پاکستان میٹرو بس سروس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ لاہور میٹرو بس روٹ کے قریب لیبر مارکیٹ کا حجم 33 فیصد زیادہ ہوا ہے۔ یہ لگ بھگ 10 لاکھ اضافی افراد کے برابر ہے۔

محتاط اندازے کے مطابق ملتان میٹرو بس پراجیکٹ اور اورنج لائن ٹرین لاہور کی تکمیل ہونے پر میٹرو بس سسٹم سے مستفید ہونے والوں کی تعداد 6 لاکھ یومیہ تک پہنچ جائے گی۔

عام شہری کے لیے اس منصوبے کی افادیت کیا ہے؟

- میٹرو بس استعمال کرنے والوں میں سے 37 فیصد افراد نے ذاتی کار/موٹر سائیکل/سائیکل استعمال کرنا چھوڑ دی، جبکہ دیگر 40 فیصد جزوی طور پر استعمال کرتے ہیں۔
- میٹرو بس میں سفر کرنے والوں کی بڑی تعداد (83 فیصد) کا کہنا ہے کہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگیا کیونکہ اب وہ بہتر معاوضے والی ملازمتیں حاصل کرنے یا اپنی پہلے والی ملازمتوں پر زیادہ محنت کرنے کے قابل ہیں۔
- میٹرو بس میں سفر کرنے والوں کی بڑی تعداد (84 فیصد) کا کہنا ہے کہ سفر میں کم وقت لگنے کی وجہ سے وہ اپنی موجودہ ملازمتوں کے فرائض بہتر طریقے سے انجام دینے کے قابل ہیں۔

اس کے علاوہ دونوں میٹرو سسٹم روزانہ تقریباً 3,00,000 مسافروں کو ٹرانسپورٹ فراہم کرتے ہیں جن میں سے تقریباً:

- 30% خواتین ہیں، یعنی اندازاً 90,000 خواتین کو آنے جانے اور روزگار، صحت کی سہولیات اور تعلیمی اداروں تک پہنچنے میں زیادہ سہولت ملی ہے
- 68,000 طلباء کو سکول، کالجوں اور یونیورسٹیوں تک بہتر رسائی میسر آئی ہے
- 1,60,000 مسافر مزدور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جو کم قیمت پر سفر کرتے اور وقت بھی بچاتے ہیں
- 72,000 مسافر (جن میں بڑی تعداد سرکاری ملازمین کی ہے) گھر سے دفتر آتے جاتے ہیں

شاہراہوں کی تعمیر

نقل وحرکت میں سہولت اقتصادی سرگرمی کو فروغ دے سکتی ہے، کیونکہ یہ مسافروں، سامان اور معلومات کی ترسیل کے قابل بناتی ہے۔ حکومت پنجاب اس ضرورت کی اہمیت تسلیم کرتی ہے اور 16-2015ء کے بجٹ میں 105.4 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

- خادم پنجاب دیہی سڑکوں کے پروگرام (KPRRP) کے تحت پنجاب میں سڑکوں کی مرمت و توسیع
- آئندہ سال 600 سکیموں کی تکمیل، جن میں خادم پنجاب روڈ پروگرام فیز I سے متعلقہ 255 سکیمیں بھی شامل ہیں
- 2014ء کے سیلاب سے سڑکوں کو پہنچنے والے نقصان کی مکمل بحالی
- موجودہ ملتان روڈ لاہور کی ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر سکیم موڑ تک بہتری / بحالی
- پتوکی تا کنگن پور روڈ، ضلع قصور کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا، لمبائی 54.80 کلومیٹر
- اوکاڑہ ماری پتن روڈ اوکاڑہ کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا
- لاہور فیروز پور روڈ کو کاہنہ سے رائیونڈ تک (بوچڑ خانہ ڈسٹری بیوٹری، لاہور کی دونوں اطراف پر) تعمیر / چوڑا کرنا
- 18 حضری سے فتح پور تک سڑک کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا، کل لمبائی 57 کلومیٹر
- رنگ پور- چوک منڈا- دائرہ دین پناہ سے تونسہ موڑ (ضلع مظفر گڑھ) تک سڑک کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا، کل لمبائی 72.50 کلومیٹر
- کہوٹہ کروٹ روڈ براستہ کھلول، ضلع راولپنڈی کو چوڑا کرنا اور بہتر بنانا
- بہاولپور سے حاصل پور تک سڑک (77.25 کلومیٹر) کو دورویہ بنانا

پانی کی فراہمی اور نکاسی

پنجاب کے شہریوں کو پینے کے صاف پانی تک رسائی یقینی بنانے کے لیے حکومت نے 36.2 ارب روپے مختص کیے ہیں، جن میں صاف پانی پراجیکٹ کے لیے 11 ارب روپے بھی شامل ہیں۔ اس کے لیے گزشتہ برس مختص کردہ رقم 5 ارب میں 120 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

حکومت درج ذیل پروجیکٹ پر بھی عملدرآمد بھی کروائے گی:

صاف پانی پروگرام جس کا مجموعی حجم 70 ارب روپے ہے

رحیم یار خان اور سیالکوٹ کے لیے گندے پانی کی ٹریٹمنٹ کے پلانٹ

پنجاب میں پاکستان اپروچ ٹوٹوٹل سینی ٹیشن (PATS)- کے تحت 36 اضلاع کے 3360 دیہات کو ''Open defecation free'' قرار دیا جائے گا، جس میں جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع کے 890 دیہات (90 لاکھ آبادی پر مشتمل) بھی شامل ہوں گے۔

آبپاشی

صوبہ پنجاب دنیا کا سب سے بڑا نہری آبپاشی کا نظام رکھتا ہے جس میں 13 بیراج، 25 بڑی نہریں، 3093 راجباہیں، 55 چھوٹے ڈیم، 1000 سے زائد ڈرینج ٹیوب ویل اور 2100 میل لمبے حفاظتی پشتے شامل ہیں۔

1981ء میں پاکستان کا شمار ''وافر پانی'' والے ممالک میں ہوتا تھا، لیکن آج یہ ''پانی کی کمیابی کا شکار ملک'' بنتا جا رہا ہے۔ چنانچہ پانی کو محفوظ رکھنا اور پانی کا با کفایت استعمال بہتر بنانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کے تحت بجٹ میں 46.4 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ حکومت کا ہدف ہے کہ دستیاب پانی کو محفوظ بنانے اور نئے وسائل کو ترقی دینے کے ذریعے آبپاشی کے نظام کو زیادہ فعال بنایا جائے۔

بیراجوں کی بحالی

- نیو خانکی بیراج کی تعمیر کا منصوبہ
- پنجاب کے بیراجوں کی بہتری کا پراجیکٹ، II- جناح بیراج
- سلیمانکی بیراج میں بہتری کا منصوبہ

نہری نظاموں کی بحالی

- لوئر باری دوآب میں بہتری کا منصوبہ (PC-1)
- پاکپتن نہر
- گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز II (چوبارہ برانچ سسٹم)
- تریموسدھنائی لنک کینال کی بحالی

سیلاب/آفات سے تحفظ

- آفات اور آب وہوا کے اثرات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں بہتری کا پروگرام
- سیلاب میں ہنگامی تعمیر نو اور نقصان سے بچاؤ کا پراجیکٹ
- چھوٹے ڈیموں کی تعمیر/مرمت و بحالی
- نالہ ڈیگ کی طغیانی سے حفاظت کا انتظام (بستر نالہ کی گنجائش بہتر بنانا)
- سیالکوٹ کو ایک، بھیڈ اور پلکھو نالوں کی طغیانی سے محفوظ بنانا
- کامونکی اور ملحقہ علاقوں کو سیلاب سے تحفظ دینا

زراعت

حکومت نے زرعی شعبہ کو متحرک اور بین الاقوامی سطح پر مربوط شعبے کی صورت دینے کا عزم کر رکھا ہے جو نہ صرف تحفظ خوراک کے چیلنج کو پورا کر سکے بلکہ ملکی اور غیر ملکی منڈیوں میں بھی مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ اس شعبے کے لیے بجٹ میں 32.6 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

پروجیکٹس

عالمی بینک کے تعاون سے Punjab Irrigated Agriculture Productivity Improvement Project **(PIPIP)**

Extension Service 2.0- جدید توسیعی اقدامات کے ذریعے کسان کی مدد

آبی گزرگاہوں میں پانی کا بہاؤ بہتر سے بہتر بنانا

پنجاب میں زرعی مشینوں کا فروغ

کسانوں کو زمین ہموار کرنے کے لیزر آلات کی فراہمی/سبسڈی والی قیمتوں پر خدمات کی فراہمی

پوٹھوہار کو زیتون کی وادی بنانا

گورننس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی

لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں "پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کمیونیکیشن سنٹر" (PPIC3) کا قیام

لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (LRMIS)

ای-پیمنٹ گیٹ وے

پنجاب میں شہریوں کی معاونت کے لیے سروس سنٹرز کا قیام

"پنجاب مینجمنٹ ریفارم پروگرام" کے تحت آئی ٹی پر مرکوز اقدام اور فعال مانیٹرنگ

پنجاب میں الیکٹرانک سٹیمپ پیپر کو متعارف کروانا

مقامی حکومتیں

287.3 ارب روپے کی منتقلی،
بشمول مقامی حکومتوں کے
ترقیاتی منصوبوں کے لیے
12 ارب روپے۔

پنجاب میونسپل سروسز
امپروومنٹ پراجیکٹ فیز II

ماڈل مویشی منڈیوں
کا قیام

بڑے دیہات سے جوہڑ ختم کرنا
تا کہ گندے پانی کی نکاسی بہتر بنائی
جائے/ Bioremediation کے
ذریعے بیماریاں ختم کرنے کا
منصوبہ (فیز II)

دیہی علاقوں میں کوڑے کرکٹ
کوٹھکانے لگانے کے لیے
پائلٹ پروجیکٹ

قبرستانوں کی حالت
بہتر بنانا

خواتین کے لیے خصوصی پروگرام

صنفی مساوات اور خواتین کو مرکزی دھارے میں لانا حکومت پنجاب کی حکمت عملی برائے اقتصادی نشوونما کے کلیدی محرکات میں سے ایک ہے۔ حکومت نے خواتین اور لڑکیوں کی فلاح و بہبود کے مواقع پیش کرنے کے ذریعے ان کی حیثیت کو بہتر بنانے کا عزم کر رکھا ہے:

- ماں، نومولود اور بچے کی صحت (RMNCH) اور غذائیت کا جامع پروگرام
- لڑکیوں کے سکولوں میں غیر دستیاب سہولیات اور شمسی توانائی کی فراہمی و بہتری
- PVTC اور TEVTA کے تحت تربیتی پروگرام
- غریب خواتین کے لیے لائیوسٹاک کے تحت اقدامات
- بہبود آبادی کا پروگرام
- لڑکیوں کے 94 کالجوں کا قیام/بہتری
- خواتین کی ترقی و سماجی بہبود محکمے کے تحت ترقیاتی سکیمیں
- لڑکیوں کے 48 کالجوں میں غیر دستیاب سہولیات کی فراہمی
- ملازمت پیشہ خواتین کو سکوٹیز کی فراہمی
- خواتین کے لیے 4 یونیورسٹیوں کا قیام (ملتان، بہاولپور، فیصل آباد، سیالکوٹ)

جنوبی پنجاب

بجٹ 16-2015ء کی اہم اور نمایاں خصوصیات میں جامع اقتصادی ترقی اور علاقائی مساوات شامل ہیں۔ چنانچہ جنوبی پنجاب کو خصوصی ترجیح دی گئی ہے جس کی عکاسی کل ترقیاتی بجٹ کا 36% اس خطے کے لیے مختص کرنے سے ہوتی ہے۔ یہ بجٹ پنجاب کی آبادی میں اس خطے کے حصے کی نسبت 4 فیصد زیادہ ہے۔ ذیل میں جنوبی پنجاب میں لاگو کیے جانے والے کچھ اہم پروجیکٹ دیے گئے ہیں:

ٹرانسپورٹ

- عوامی ٹرانسپورٹ کا نظام BRTS ملتان

غربت میں تخفیف

- پنجاب اکنامک آپرچیونٹیز پروگرام (PEOP)
- "South Punjab Poverty Alleviation Project"

صحت

- رجب طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ کی توسیع
- BVH، بہاولپور میں کارڈیالوجی اور کارڈیک سرجری بلاک اور آئی سی یو
- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں غیر دستیاب سہولیات فراہم کر کے اسے ٹیچنگ ہسپتال کے درجے پر اپ گریڈ کرنا

آبپاشی

- ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی نالوں کی مینجمنٹ
- تریموسدھنائی لنک کینال کی بحالی
- راجن پور کے پہاڑی نالے/سیلاب سے بچاؤ کے انتظامات

تعلیم:

- خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن رحیم یار خان
- محمد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگریکلچر، ملتان کا قیام (فیز II)
- یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، بہاولپور

متفرق

- بہاولپور سے حاصل پور تک سڑک کو دو طرفہ کرنا، لمبائی 77.25 کلومیٹر، ضلع بہاولپور
- چولستان کی جامع ترقی (وزیر اعلیٰ پیکیج)
- لودھراں، خانیوال اور راجن پور میں ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر
- بہاولپور اور بہاول نگر میں کنکریٹ کے Silos کی تعمیر، 30,000 میٹرک ٹن استعداد
- قبائلی علاقہ کی ترقی کا پراجیکٹ، ڈیرہ غازی خان
- بوسن روڈ ڈسپوزل سٹیشن سے سورج میانی میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (STP) اور STP سے دریائے چناب ملتان تک گندے نالے کی تعمیر کا بقیہ کام
- ضلع جھنگ کی مظفر گڑھ سے لگنے والی حد پر خوشاب-مظفر گڑھ روڈ سیکشن پر جاری کام، لمبائی 83.28 کلومیٹر، ضلع مظفر گڑھ
- میران پور کے قریب عربی ٹبہ میں دریائے سندھ پر N-55 کو رحیم یار خان سے منسلک کرنے والے پُل کی تعمیر
- پنجاب میں پاکستان اپروچ ٹو ٹوٹل سینی ٹیشن (PATS) - اوپن ڈیفی کیشن فری (ODF)
- فورٹ منرو کے لیے چیئر لفٹ
- ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور رحیم یار خان میں بچوں کو تحفظ دینے کے انسٹی ٹیوٹس

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں:

Mr. Javed Latif,
Senior Chief (Coordination),
Planning & Development Department,
Government of the Punjab.
Ph: 042-99210465

Mr. Shozeb Saeed,
Deputy Secretary (Resources),
Finance Department,
Government of the Punjab
Ph. 042-99211078